بخدمت حضرت قبلہ و کعبہ مولوی سید اصغر حسینی صاحب

رباعیات امجد

مولفہ

جناب مولوی منشی سید احمد حسین صاحب امجد

جنکو

جاہلون کی تعلیم، عالمون کی تفریح، گمراہونکی ہدایت

نافہمون کی عبرت کے لئے

حسب فرمائش جناب ظفریاب خان صاحب

محمد ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ مین چھپین

گذارش

الٰہی شوخی برق تجلی دہ زبانم را قبول خاطر موسیٰ کلامان کن بیانم را

معزز ناظرین! بے علم انسان بہروہ بھی مجھسا کہ جسمین بجز اشتباہ صورت انسانی اور کوئی صفت مابہ الاختصاص والامتیاز نہین - کیا ممکن ہے؟ کہ کوئی تالیف یا تصنیف کرکے بفحوائے ؎

طفلیکہ ز بوستان نخواندہ ورقے چون سرو برآورد ز موزونے نام

اپنی تشہیر کرے - مگر عزیز دوست منشی ظفریاب خان صاحب صفا کے اصرار سے مجبور ہوکر ان چند غیر مرتب مختلف رنگ کی رباعیات کو جسمین ساری بے ٹھکانے باتین بھری ہین اور زبان کے اعتبار سے تو بالکل ہی چوپٹ ہے مہربان گورنمنٹ اور عزیز ہموطنون کے روبرو پیش کرتا ہون -

گر قبول افتد عنا یتہا ے اوست
ورنہ مارا نیست رنجشہا ز دوست

(مولانا روم)

سید احمد حسین امجد
حیدرآبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حمد باری تعالیٰ

(۱)
ہے کعبہ و بتخانہ مین جلوا تیرا　　ہر کافر و دیندار ہے شیدا تیرا
بیمار ترا ہے رشکِ ابنِ مریم　　سودائی ہے جسکو نہین سودا تیرا

قوم کے کرتوت

(۲)
پیراہنِ ننگ و نام صد چاک کیا　　مرقد مین دلِ نبی کو غمناک کیا
اس قوم نے اخوانِ مہ مصر کیطرح　　مہرِ اسلام کو تہِ خاک کیا

کیفر کردار

(۳)

ظالم کبھی سرسبز جہانمین نہ ہوا — ملتا ہے ضرور نیک و بد کا بدلا

کیونکر نہ سر شمع کو کاٹے گلگیر — گردن پہ ہے اوسکی خون پروانونکا

اپنی حالت

(۴)

آخر غمِ الفت نے مجھے خاک کیا — قصہ تہا جو مختصر اوسے پاک کیا

اللہ رے جنون دست درازی تیری — پیراہنِ ہستی مرا صد چاک کیا

شکوۂ احبا

(۵)

ہر وقت روان ہے چشمِ تر سے دریا — سُنتا نہین بیکس کی کوئی آہ و بکا

بیگانہ روش بنگئے سارے احباب — ہمسایہ نہین ہے کوئی سایہ کے سوا

دعا کیونکر قبول ہو

(۶)

دل مین ہے مصیبتون کا ہر دم کھٹکا — پیوستہ ہون وابستۂ آلام و بلا

کس طرح دکھاسے کامیابی صورت — ناکامی ہے انگشتریِ دستِ دعا

مرنے کے بعد کچھہ ساتھہ نہین آتا

(۷)

سنجاب و سمور پر نکر فخر ذرا　　اس بستر نرم سے کنارہ اچھا

کر تکیہ خدا کی ذات پر اے غافل　　تکیہ مین کسی کو نہین ملتا تکیا

قبرستان ۱۲

بعد از خرابی بصرہ خواجہ بیدار شد

(۸)

اس عالم ہستی کا مین تھا دلدادہ　　سمجھا تھا یونہین عیش مین گذریگی سدا

جب پردہ تغافل کا اوٹھا آنکھون سے　　دنیا کی خوشی دہوکے کی ٹٹی سمجھا

کج فہمی

(۹)

مجھکو تو وہ تیوریان چڑہا کر دیکھا　　اعدا سے ہم آغوش رہا صبح و مسا

دشمن کو محب محب کو دشمن جانا　　اچھے کو برا برے کو اچھا سمجھا

انقلاب زمانہ

(۱۰)

دنیا ہے عجب مقام عبرت افزا　　ہر شئے لاشے ہے اور باقی ہے فنا

دیکھا جب آنکھہ اُٹھا کے حال مردم　　مژگان کیطرح صفین اُلٹی دیکیھا

منکسر المزاج دشمن کے شر سے محفوظ رہتا ہے

(۱۱)

جو شخص کہ کرتا ہے غرور بیجا — ہوتا ہے ضرور ایکدن افتادہ
ایمن متواضع ہے شرِ دشمن سے — ہوتا نہیں منخسف مہِ نو اصلا

بے قدری زمانہ

(۱۲)

ایک شخص کو حالِ زار کچھہ لکھکے دیا — عرضی پہ نگاہ کی نہ کچھہ اُسنے ذرا
امجد نے جہان کی کتابین پڑہلین — اوسکا لکھا مگر کسی نے نہ پڑہا

قوم کے کرتوت

(۱۳)

دنیا کو عجب رنگ بدلتے دیکھا — ہے شام کبھی کبھی سحر جلوہ نما
اسلام تھا خورشیدِ درخشان کیطرح — اب قوم کے ہاتھون ہوگیا ہی تارا

پردہ

(۱۴)

تا کے غم و غصہ بے سبب کھائیگا — کچھہ عقل کو بھی تو کام مین لائیگا
غفلت کا تو آنکھونسے اُٹھا لو پردہ — پھر پردہ کی نسبت آپ فرمائیگا

نیچر پر زور نہین چلتا

(۱۵)

دل مین مرے نقش آرزو کیا ہوگا ۔۔۔ جڑ جبکی کٹے اُسمین نمو کیا ہوگا

مقراض قضا نے جب کیا چاک اسے ۔۔۔ پیراہن ہستی کا رفو کیا ہوگا

دشمن کی عاجزی اعتماد کے لایق نہین

(۱۶)

مشکل ہے جہان مین نیک گوہر ملنا ۔۔۔ بہتر ہے جفا کار سے کمتر ملنا

دشمن کی تواضع پہ نجا اے امجد ۔۔۔ جان لیتا ہے تلوار کا جُھک کر ملنا

قمری حرکت

(۱۷)

ہے فاعل خیر و شر کوئی اور ولا ۔۔۔ یہ خاکہ خاک کچھ نہین کرسکتا

(اے جسم)

طبعی نہین انسان کا نقصان و کمال ۔۔۔ امجد ہے قمر سے مد و جزر دریا

مدح صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ

یعنی نقصان و کمال انسان طبعی نہین [illegible] ۱۲ ظفر

(۱۸)

حق دوست خلیفہ نبی "عرش جناب" ۔۔۔ کتان ضلالت کیلئے ہین مہتاب

تغلیب سے انحلال ایمان کا سبب ۔۔۔ ہین چار عناصر کیطرح چار اصحاب

ظاہر ہے کہ تغلیب عناصر سے انحلال بدن ہو جاتا ہی ۱۲ ظفر

کیفیت فراق

(۱۹)

دیکھی جو نہین رشکِ چمن کیصورت | لاغر ہو نہین شاخِ یاسمن کیصورت
خون بہ گیا چشمِ تر سے پانی ہو کر | پیراہن ہستی ہے کفن کیصورت

ناپائداری عمر

(۲۰)

اس زیست پہ یہ فخر و تبختر ہیہات | دیکھا نہین دنیا مین کہین رو ثبات
خطی تجنیس وال ہے اے امجد | کیونکر نہ حباب کے مماثل ہو حیات

افلاس کا غم نہین

(۲۱)

دل تنگی کا ہر گز مین نہین ہون پابند | ہے میرے خیال مین ہلاہل بھی قند
شکوہ نہین بے زری کا کچھ بھی امجد | خندان ہون پھٹے کپڑو نمین گل کے مانند

ترقی مین تنزل

(۲۲)

کی دہر مین کوشش فلاحت ہر چند | ہر دم مگر افلاس نے رکھا پابند
جتنی کہ مین کرتا ہون ترقی امجد | گھٹتا ہون نہال زندگی کے مانند

قوم کی حالت

(۲۳)
ذلت نے کچھہ اسطرح کیا ہی پابند
چار آنہ پہ کھاتے ہین مسلمان سوگند
اس قوم نے اسلام کی عزت کہوئی
بدنام کنندۂ نکونامے چند

خط کا جواب

(۲۴)
بیکار گیا یونہین ہمارا کاغذ
بیفائدہ ہمنے اوسے لکھا کاغذ
کیا صاف جوابِ نامۂ شوق ملا
بھیجا قاصد کے ہاتھ سادہ کاغذ

بڑھاپے مین سیاہ کاری

(۲۵)
امجد ہے گنہگارون مین اول نمبر
گو لوگ سمجھتے ہین بڑا نیک سیر
پیری آئی سیاہ کاری نہ گئی
اندر تو اندھیرا ہے اُجالا باہر

مدح اصحاب رضوان اللہ تعالی

(۲۶)
ایمان والو۔ ولائے اصحاب کبار
کا لجزو ہے ایمان کیلئے بے تکرار
صدیقؓ و عمرؓ حضرت عثمانؓ حیدرؓ
ہین تخت نبوت کیلئے پائے چار

محمدت محبوب

(۲۷)
سیمائک یا حبیب شمس + قمر — فی وجہک جمع نضرۃ منحصر
ہو عارض و گیسو و کمر کا کیا وصف — دورہ و تسلسل و فیہا نظر

لف و نشر مرتب ۱۲

عورتونکا شور

(۲۸)
کچھ عورتین کر رہی ہین آپسمین شور — کہتی تھین بہن ہم تو ہین بالکل بے زور
بیجا حبس دوام سے مرد ونکے — بہتر ہے ہمین عبور دریائے شور

جاہل کی عزت اور اہل کمال کی بیقدری

(۲۹)
ہے چرخ ستمگار عجب دون پرور — ہین اہل کمال ناقصون سے بدتر
ہے رویت ماہ نو کا مشتاق جہان — ماہ کامل پہ کون کرتا ہے نظر

حمد باریتعالی

(۳۰)
پُر ہے مئے حب سے تری مینا سپہر — ما نباپ سے بڑھکر تجھے بندونپہ ہی مہر
گر ہوش ربا نہین ہے ہیبت تیری — کیون پیش دم مسیح ہی مردہ چہر

وحدة الوجود

(۳۱)
ہر چند کہ ظاہر مین مخالف ہین صور — لیکن نہین نفس مین تغائر کا گذر
بالذات ہے ہر شے کی حقیقت واحد — اک قطرہ ہے ماہیت انسان و گہر

حرفت تجارت سے بہتر ہے

(۳۲)
ہر چند کہ بہتر ہے تجارت اے یار — لیکن نہین حرفت کے مقابل زنہار
موقوف ہے مال پر تجارت کی بنا — اور مال کو ہوتا ہے زوال آخر کار

پیری

(۳۳)
اس عالم فانی کا نظارہ کب تک — دل تیغ ستم سے پارہ پارہ کب تک
اے روح بڑھاپے مین حذر کر تن سے — گرتی دیوار کا سہارا کب تک

بے محنت کچھ نہین ہوتا

(۳۴)
دنیا کی مصیبتین اُٹھالے بیباک — ملجائیگی اکسیر بھی گر چھانے خاک
پایا نہ کبھی کوچۂ گیسو مین گذر — شانہ کا جگر ہوا نہ جبتک صد چاک

ترقی کی اشتعالک

(۳۵)
افسوس صد افسوس یہ غفلت کبتک — اے قوم تری خراب حالت کبتک
خورشید کے مانند ضیا پیدا کر — یہ شمع کی طرح روتی صورت کبتک

ناقص و کامل کا مقابلہ

(۳۶)
بہتر ہے ہزار حصہ ہم سے جاہل — کیا فائدہ گر ہو گئے منشی فاضل
ناقص ہے نو کی طرح غم سے ہی بری — کامل ہونے سے ہی قمر داغ بدل

شراب سے احتراز

(۳۷)
اللہ نے جسکو دی ہو عقل کامل — ہوتا نہین وہ بنت عنب پر مائل
پیدا انہون کیون شر و میخواری سے — مقلوب اضافت ہے شراب اے غافل

شراب کو جب مقلوب اضافت فرض کرین تو آب شر ہوتا ہے ۱۲
ظفریاب خان

انقلاب زمانہ

(۳۸)
کیون فکر تنعم مین ہے غلطان ہر دم — ہوتا ہے زمانہ ایکدم مین برہم
ہین پیل و شتر تری سواری مین تو کیا — ہے بازی شطرنج بساط عالم

علم کیلئے عمل ضرور ہے

(۳۹)
پڑہے ہے علامہ بے عمل سے عالم — بے علم جوان کا شیخ فاضل ہے علم

عامل نہو جب تو محو و ملتی ہین علوم — ہین علم و عمل دونون کے اعداد بہم

ملازمت کی کیا ضرورت ہے

(۴۰)
پہرتے ہین غم ملازمت مین عالم — آخر ہوتے ہین جاہلون کے خادم

ہوسکتی ہے جب حرفت و صنعت سے گذر — پہر کس لئے یہ لزوم ما لا یلزم

اسلام کی موجودہ حالت

(۴۱)
اس دین کے آگے سر جہکاتے تہے تمام — کرتا نہین اب کوئی مسلمان کو سلام

پستی نے بنا دیا ہے پاے طاؤس — نقش پر طاؤس تہا پہلے اسلام

مدح اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ

(۴۲)
کسطرح کہون حضور کیا دیتے ہین — اک نافہ کے سائل کو ختا دیتے ہین

بیہوش جو ہو جاے تپ عسرت سے — وہ دامن لطف سے ہوا دیتے ہین

مدح اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ

(۴۳)
ہم دیر سے اس در پہ صدا دیتے ہین — سرکار بہلا دیکہین تو کیا دیتے ہین
لیتے نہین مفت کی کوئی چیز کبہی — وہ دیتے ہین زر تو ہم دعا دیتے ہین

پیری مین کوئی نزدیک نہین آتا

(۴۴)
اس عالم ہستی سے سفر کرتے ہین — ہر چیز پہ حسرت سے نظر کرتے ہین
پیری مین پہٹکتا نہین پاس اپنے کوئی — گرتی دیوار سے حذر کرتے ہین

حریص سے حرص نہین جاتی

(۴۵)
گہر ہو کہ مزار ہو کہ دنیا ہو کہ دین — طماع سے حرص زر نہ چہوٹیگی کہین
قارون خوشی سے کیون نہ جاے تہ خاک — کثرت سے خزانے دفن ہین زیر زمین

دو رنگی

(۴۶)
آنکہین ہین دفور غم سے رود جیحون — ہے جسم نزار مثل بید مجنون
ہے حال ہمارا صورت برگ حنا — ظاہر مین تو سبز رنگ دل ہے پر خون

زمانہ کی حالت

(۴۷)
سُنتا نہین بیکس کی کوئی آہ و فغان | ہر شخص ہے اپنی فکر مین سرگردان
کا لجز و ہین بُغض و حسد و کبر و ریا | شاید ہے اسی چار عناصر سے جہان

انہین

پیری مین صورت بے رونق ہو جاتی ہے

(۴۸)
آجاتی ہے جب باغ جوانی مین خزان | ہو جاتا ہے بربادی کا اکثر سامان
کہو دیتے ہین عارض کی ضیا موے سفید | ہے ظلمت شب تک مہ کامل تابان

یکسر

نماز جنازہ کی حسن تعلیل

(۴۹)
اس عالم ہستی سے گذر جاتے ہین | یہ کہنہ رباط چھوڑ کر جاتے ہین
ہے ایک بہانہ نماز میت | دم لینے کو حمال ٹھہر جاتے ہین

ناپائداری دینا

(۵۰)
دو روز کے واسطے یہان آتے ہین | اسپر بھی ہمیشہ رنج و غم کہاتے ہین
دم بھر کیلئے بساط دنیا پر لوگ | مہرے کیطرح بیٹھہ کر اُٹھہ جاتے ہین

فقیر اپنے کمّل ہی مین مست ہین

(۵۱)
ہر وقت خدا پہ جو نظر رکھتے ہین　　کب دل مین خیال سیم و زر رکھتے ہین
شاہون کو ہو بحر و بر مبارک امجد　　عاشق لب خشک و چشم تر رکھتے ہین

تنگی جا کی شکایت

(۵۲)
جو تحت تصرف مین جہان رکھتے ہین　　مرنے کا مگر نہین گمان رکھتے ہین
ملتی نہین جا ہمین بقدر کف دست　　امجد رہنے کو لامکان رکھتے ہین

لا ۔ نہی ۱۲

معرفت کا فائدہ

(۵۳)
جو غم مین ترے چنار زا جلتے ہین　　وہ تاک کیطرح اکیدن پھلتے ہین
ہوتے ہین جو بحر معرفت مین غرقاب　　مانند حباب آب پر چلتے ہین

نعت

(۵۴)
اللہ نے مثل اُسکا بنایا ہی نہین　　یہ پایا کسی نبی نے پایا ہی نہین
لمعانِ تجلی کا کہانتک ہو بیان　　حد یہ ہے ۔ کہ اس پری کا سایہ ہی نہین

جیسے سے ویسا پیش آنا چاہیئے

(۵۵)
جو پردہ تغافل کا اُٹھا دیتے ہین — مغرور کو آنکھوں سے گرا دیتے ہین
کرتے نہین سرکشی کبھی عاجز سے — محراب کے آگے سر جُھکا دیتے ہین

ہمہ اوست

(۵۶)
ہر شے مین تجلیات حق ساری ہین — جن، انس، ملک اُسی کے شیدائی ہین
ہے فرق ذرا سا ورنہ ہر شے ہمہ اوست — گرداب و حباب و موج سب پانی ہین

حسینون سے اجتناب

(۵۷)
لبریز نکر عمر کے پیمانے کو — افسون سمجھ اِس حسن کے افسانے کو
بہتر ہے حسینون سے کنارہ مجید — ہے قہر وصال شمع پروانے کو

وجود اعزا کالعدم ہے

(۵۸)
بے مہرئ احباب سے ہی حال تباہ — اشک آنکھون مین، دل مین درد لب پر ہے آہ
کہنے کو تو اقربا ہین زندہ لیکن — سب مر گئے حق مین مرے انا اللہ

علم

(۵۹)
امجد عالم کا مرتبہ اعلیٰ ہے ‏— جاہل کا وجود مثل نقش پا ہے
اے امجد ۱۲
روشن ہو کیون علم سے قلب انسان ‏— خورشید سے جرم ماہ تابندہ ہے

محبت سے باز آ

(۶۰)
ہر چند مصیبت پہ مصیبت جھیلی ‏— امجد نہ مگر تو نے محبت چھوڑی
آنکھون پہ وہان مژہ کی چلمن ہے غضب ‏— کرتے ہین شکار آڑ مین ٹٹی کے

پیری

(۶۱)
ہر وقت یہ غیب سے صدا آتی ہے ‏— ہشیار کہ فرقت کی بلا آتی ہے
جھکتی ہے کمر جای لحد ڈھونڈھنے کو ‏— پیرایۂ پیری مین قضا آتی ہے

پیری

(۶۲)
وہ محفل احباب وہ صحبت نرہی ‏— نکلی نہ تمنا کوئی میرے دل کی
کیونکر نہ دم سرد بھرون پیری مین ‏— چلتی ہین دم صبح ہوائین ٹھنڈی

جامہ دری

(۶۳)

واعظ مجھے مایوس کیا کرتا ہے — رحمت بندون پہ کبریا کرتا ہے

ہے جامہ دری جہرہ کشائے امید — دامان سحر چاک ہوا کرتا ہے

حالت موجودہ پہ نازان نہو

(۶۴)

زیبایش و تزئین پہ نظر ہوتی ہے — آخر کی بہی فکر بنجیر ہوتی ہے

یہ موئے سیہ سفید ہونگے اکدن — امجد ہر شام کی سحر ہوتی ہے

اے بیخبر ۱۲

مدح علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(۶۵)

سب پر اسد اللہ کی ہیبت چھائی — کفار عرب نے ہر جگہہ زک پائی

خیبر کی ہی جنگ پہ نہین کچہہ موقوف — خندق کی لڑائی مین بہی منہ کی کہائی

پیری

(۶۶)

یہ قد خمیدہ جو نظر آتا ہے — پیغام فرشتۂ اجل لاتا ہے

آتا ہے اگر برج کمان مین خورشید — ظاہر ہے کہ دن قصیر ہو جاتا ہے

(قد خمیدہ) (روح) (عمر)

دل کے بہلانیکو غالبؔ خیال اچھا ہے

(۶۷)
گمراہ جو ہوں تو رہنما ملتا ہے — جب ترک خودی کریں خدا ملتا ہے
تجنیس یہ پڑتی ہے نظر جب امجدؔ — عُسرت میں بھی عشرت کا مزا ملتا ہے

ترقی مین تنزل

(۶۸)
دنیا بھی عجب مقام عبرت زا ہے — اس بحر کی ہر چیز حباب آسا ہے
گھٹتا ہے اسیقدر تری زیست کا نخل — جتنا کہ تو اپنے زعم مین بڑھتا ہے

زمین کی محبت

(۶۹)
دنیا مین تمام عمر آفت دیکھی — مرنے پہ فشار کی اذیت دیکھی
ابتک آ امجدؔ فلک کہتے تھے — مرقد مین زمین کی بھی محبت دیکھی

صورت بے معنی و بے معنی صورت

(۷۰)
اے غافلو راحت ہے یہان کی آنی — کمتر ہے گدا سے رتبہ سلطانی
(یا کی نسبت ۱۲)
ہے معنی حق قیود صورت سے بری — بے معنی ہے صورت جہان فانی

کمینون کا فخر

(۷۱)

جو شخص کمال بد رزا پاتا ہے — کب اہل دول کی طرح اتراتا ہے

کرتے ہین ذرا سی بات مین فخر خسیس — تنکا تھوڑی ہوا سے اڑجاتا ہے

ہر حال مین خدا کی یاد کرنی چاہیئے

(۷۲)

امجد تا کے وسواس شیطانی — کبتک رہے دل سفینۂ طوفانی

سر گشتگی مین بھی طائر قبلہ نما — کرتا نہین اللہ سے روگردانی

یعنی مذبذب

سخت دلی کی سزا

(۷۳)

ظالم! ستم و ظلم بہت بیجا ہے — انسان کے لئے نرم دلی زیبا ہے

اے ظالم ۱۲

لیتا ہے خدا سخت دلون سے بدلہ — دُر ہونے سے قطرکا جگر سفتہ ہے

گمشدہ یار کی ملاقات

(۷۴)

اللہ غنی میرا بھی کیا پایہ ہے — آج اوس صنم گمشدہ کو پایا ہے

ہے جلوۂ برق حسن چشم تر مین — برج آبی مین آفتاب آیا ہے

غفلت

(۷۵)

دنیا سے ہین سب لوگ گذرنیوالے — ہوتے ہین خموش بات کرنیوالے

سُنتا نہین کوئی ورنہ حالاتِ فنا — کہتے ہین لبِ گور سے مرنیوالے

مفعول — فعل — فاعلی

سبکسر بے غم رہتے ہین

(۷۶)

دل مین غمِ یار نے بنا ڈالی ہے — دستِ ستمِ چرخ سے پامالی ہے

کیا جانین سبکسر تپِ غم کی سوزش — فانوسِ حباب شمع سے خالی ہے

ہر کمالے را زوالے

(۷۷)

ہر شے کے کمال کو زوال آتا ہے — یہ دورِ فلک رنگ نیا لاتا ہے

ان دون منشون کی سربلندی کبتک — تنکا اُڑ کر زمین پہ گر جاتا ہے

پشیمانی

(۷۸)

پیشمانی پہ گو نقشِ گنہ گندہ ہے — لیکن دل و جان سے ترا بندہ ہے

شرمِ بے طاعتی سے یارب امجد — محراب گریبان مین سر افگندہ ہے

حصّہ دوم

رباعیات فارسی

ترک دنیا

(۷۹)

اَمجد ز خیال طمع و آز برآ
مثل یوسف ز چاہ غم باز برآ
در بند جہان فتادہ مانی تا کے
از حلقۂ زنجیر چو آواز برآ

تبعیت مانع عروج ہے

(۸۰)

بالطبع بہ تبع ہر کسے شد شیدا
لیکنش نشدہ علت غائی پیدا
تقلید اجازت ترقی نہ دہد
این کعبہ و دیر سنگ رہ شد مارا

خاطر جمع رہ

(۸۱)

تا چند خیال بربط و چنگ و رباب
این موج بجو رست مانند سراب
بے خاطر جمع جمع اسباب مکن
کن خاطر خویشتن جمع بجائے اسباب

مدح علیؑ

(۸۲)
حیدر ز رموز ایزدی آگہ ہست　بر چرخ کمال رشک مہر و مہ ہست
چون مطلع او خانۂ کعبہ گردید　لاریب علیؑ مصرعۂ بیت اللہ ہست

مبداء و معاد انسان تعفن سے مملو ہے

(۸۳)
بر زیست چند ساعتے چون بد خو ہست　بیفائدہ غافلا چرا غازہ بروست
زین غالیہ و عطر چہ خوشبو باشد　مبداء و معاد است از تعفن مملوست

اے مبدء قطرۂ متعفن ست و معاد مردۂ متعفن ۱۲
ظفریاب خان

محتاج بخوف رہتا ہے

(۸۴)
آنکس کہ بہ بند مال و جاہ افتاد ست　قلبش ز تقلب جہان ناشاد ست
برگشتگی
محتاج ز خوف دزد ایمن ماند　سرو از سبب بے ثمری آزاد ست

بے محنت کچھ نہیں ہوتا

(۸۵)
اعجبہ اگرت معاون و ماوا نیست　دست و پائے تو ہست آیا یا نیست؟
مقصود بغیر سعی حاصل نشود　تا سنگ نہ بشکنی شرر پیدا نیست

دنیا پر فریفتہ نہو

(۸۶)

تزئین جہان چو نقش پشت مار است — این لالہ و سرو و سنبل و گل خار است

یک ذرہ مکن خیال حسن دنیا — این عکس بر آئینہ تو زنگار است

جو مبدء ہے وہی معاد ہے

(۸۷)

گر چشم کسے بسر اشیا افتد — مبدا و معاد جملہ معلوم کند

حب از صور برگ و ثمر برگشتہ — مثل سابق بصورت حب آید

نعت

(۸۸)

سواد شب برائے دل سویدا گردید — نقش قدمش چون ید بیضا گردید

احمد احد ست - از حلاوت لیکن — لب بند شدیم و میم پیدا گردید

کمینون کو جلد غصہ آجاتا ہے

(۸۹)

چون پرتو حلم در طبیعت گیرد — چون کوہ بیک جائے سکونت گیرد

فی الحال خسیس از سخنے تیز شود — در کاہ اثر شعلہ بعجلت گیرد

پیری مُعالج بنگبی

(۹۰)
ہر چیند زوست یار گردم فریاد | افسوس کسے نداد داد بیداد
بودم ز حرارت جوانی محرور | صبح پیری مرا طباشیری داد

حریص کو مال ملنے سے اور زیادہ حرص ہوتی ہے

(۹۱)
آنکس کہ بہ بند سیم و زر درفتد | سرگشتہ بسان چرخ گردان گردد
طامع زحصول مال طماع شود | چون دانہ بیاید آسیا میگردد

غمخواری احباب

(۹۲)
احباب براے من لحد ساختہ اند | از غم خرد و حواس و دل باختہ اند
از ترکش جسم جان چو ناوک بگریخت | مانند کمان بدو شم انداختہ اند

لوگوں کی کوتہ نظری اور اپنی تبہ حالی

(۹۳)
ہر شخص کہ حالت خرابم بیند | از کم نظری بے ہنرم پندارد
از حال تبہ کمال پوشیدہ بماند | چون میوہ کہ زیر برگ پنہان گردد

گنہگاری مانع عروج ہے

(۹۴)
نفسم ز نماز و روزه رو گرداند
ہر دم بہواے جرم و عصیان ماند
تر دامنی از بلندیم مانع شد
پاشیدن آب خاک را بنشاند

سخت دل اصلاح پذیر نہین ہوتے

(۹۵)
بالطبع کسے کہ قاسی القلب آمد
پند و تنبیہ ہیچ سودش ندہد
ز اصلاح دل سخت نمیگردد نرم
سنگ از اثر آب ملائم نشود

پیری سے آزردہ نہو

(۹۶)
چون شیب بملک تن علم افرازد
یکسر سیہ شباب روپوش شود
ہرگز گلہ قامت خم گشتہ مکن
چون رشتہ دوتا کنند محکم گردد

مُعین ایک حال پر رہتا ہے

(۹۷)
ہر وے کہ بدیگرے ترحم نکند
در نقص و کمال صورت مہ ماند
ہر عقدہ کشا از کم و بیشی ست مصون
شانہ ہمہ انگشت برابر دارد

عیدی تہنیت عید قربان مین

(۹۸)

اوج تو با آسمان مقابل باشد — حُسن تو بسان ماہ کامل باشد

عید قربان ترا مبارک بادا — قربان سرت حسود بزدل باشد

اچھون ہی پر آفت آتی ہے

(۹۹)

چون طبع کند نرم دلی شیوۂ خود — ز آفات جہان ہمیشہ محزون ماند

ایمن باشد ز رنج و غم سخت مزاج — گویند کہ چوب نرم را کرم خورد

بد خصلت کو نصیحت مضر ہے

(۱۰۰)

آنکس کہ سرشتش ز ازل بد آمد — ہر گز ز دلش نقص قساوت نشود

بد خوے ز وعظ بیش غفلت ورزد — از جنبش مہد طفل در خواب رود

در وفات قمر النساء عرف انوری خانم

(۱۰۱)

چون آن مہ حسن بہ السرطان کردند — چشمان ترم چو بحر طوفان کردند

تا دست خسان بدامن او نرسد — گنجیست کہ زیر خاک پنہان کردند

عاقبت سے بیفکری

(۱۰۲)
خوفست نہ ہرگز بمن از روز شمار
حامیٔ منست امجد آل اطہار
ریزم بغم اصغر بے شیر صد اشک
صد طفل کنم بفرق یک طفل نثار

بیخودی

(۱۰۳)
اندر صدف چشم من افتادہ دُرر
دارم الم و ندارم از خویش خبر
تا آئینہ رو بہ بحر حیرت افگند
آئینہ ز انوست مرا پیش نظر

خاموشی اچھی ہے

(۱۰۴)
چون کرد غم ہجر مرا از او زار
کیفیت حال خستہ گفتم ناچار
از شکوہ من یار مکدر گردید
شد باد نفس بر دل آئینہ غبار

طریان حوادث سے عزت نہین جاتی

(۱۰۵)
ہر چند زمانہ کرد خوارم یکسر
افگند بجان و جگر من آذر
از سیل بلا آبرو ما نرود
کے شستہ شود ز آب آب گوہر

فکر معاش

(۱۰۶)
شد نقش شباب من چو پای طاؤس
اندیده دو دیده شد سر شکم پابوس

جان در طلب معاش سوزد چون شمع
شد جامہ رہ ستیم لبسان فانوس

حمد باری تعالی

(۱۰۷)
اے رب جہان عقل دہ جالینوس
از ہیبت تو بہ خم فلاطون محبوس

تابان شدہ بر طور چو برق حسنت
در سنگ شرر گشت چو شمع فانوس

طریقہ سیاست اولاد

(۱۰۸)
پیش آ بملائمت ز فرزند خویش
ہر گز مکنش بجرم اندک دل ریش

تنبیہ صریح بہر طفلان مضرت
چون شمع ز سر زنش شود سر کش بیش

الحق مر

(۱۰۹)
کس نیست بدہر از صداقت ناطق
مردم بہ تملق انداز جان عاشق

ہر کس ز کلام حق مکدر گردد
مہ تیرہ شود از دم صبح صادق

بہر

دفن کی حسن تعلیل

(۱۱۰)
چون پیرہن ہستی ما شد صد چاک | گشتند عزیزان و اقارب غمناک
تا ابر ترحم تو سرسبز کند | چون دانہ فتادہ ایم یارب در خاک

محمدت محبوب

(۱۱۱)
از مہر رخش جہان چو مہ داغ بدل | جن و ملک و انس بہ جنبش مائل
از سہم نگاہ قاتل شہر آشوب | شد جوہر آئینہ چو طوطی بسمل

انکساری کا ثمرہ

(۱۱۲)
ذی قدر شود ز خاکساری عاقل | از پا افتد ز عجب و نخوت غافل
آنکس کہ فروتنی کند چون مہ نو | باشد مانند ماہِ کامل کامل

حسین بیوفا ہوتے ہین

(۱۱۳)
آن قامت راست شاخ طوبی دیدم | وز عارض او خجل قمر را دیدم
قرآن ست اگرچہ صورت یار مگر | از سورت اخلاص معرا دیدم

ترک شاعری

(۱۱۴)

برخاست مروت و وفا از عالم قدم شده زین الم چو نخل ماتم

چون نیست کسے کہ قدر دانم باشد جاے مضمون زبان خود می بندم

غفلت

(۱۱۵)

آندم کہ درین زمانہ ذی ہوش شدیم اندر طلب یارونی و نوش شدیم

آواز دراے رفتگان چون آید بر تکیۂ نرم پنبہ در گوش شدیم

تسلی محبوب

(۱۱۶)

در الفت زلف یا بزنجیر شدم در عین شباب از غمت پیر شدم

اے شوخ مترس از من اندر عرصات از سرمۂ چشم تو گلوگیر شدم

ہر وقت خدا کی یاد ہے

(۱۱۷)

در فکرِ معاش میگداز د جانم در رنج و مصیبت و الم میمانم

لیکن نرود یاد خدا از دل من چون دانۂ سُبحہ گرچہ سرگردانم

شباب مین گناہ کرنیکی حسن تعلیل

(۱۱۸)

طفلی چو سفر کرد بد آئین گشتیم | از لذت دنیا ہمہ بدین گشتیم

ذی عقل شدہ سیاہ کاری کردیم | چون شمع بدست آمدہ گم بین گشتیم

۱ اے در وقت شباب ۱۲

ظاہرست کہ چون چراغ بدست گیرند اندک نظر آید ۱۲ ظفر

حوادث سے نہ گھبرا

(۱۱۹)

امجد بگذار عادت بے خردان | از حادثہ پر خوف مشو اے نادان

تدبیر ز استواری عقل شود | صورت نظر آید نہ در آب جنبان

ترک دنیا کر

(۱۲۰)

اے طائر قدس خیمہ زینجا برکن | زیبد نہ ترا درین بیابان مسکن

دل بستن ازین دار فنا تا بکجا | امجد از خویش چشم باید بستن

ہر شخص اپنے حال مین خوش ہے

(۱۲۱)

در جرم و گناہ فرقہ خوار و زبون | جمعے بعبادت خدا بے چون

کافر بصنم خوش و مسلمان بحرم | کل حزب بما لدیہم فرحون

اپنی حالت

(۱۲۲)

مثل طاؤس داغ داغ ست بدن — افگندم از زمانہ در بیت حزن

بر زخم دلم نفع ز مرہم چہ شود — چشم مجمر بموم نتوان بستن

تأمل نفس کشی باعث انحلال جان ہے

(۱۲۳)

ہر وقت روان ست توسن عمر روان — غافل ز خیال رب کونین مہان

صد چاک شمار از نفس کشیدن آخر — بود این نفسے رشتۂ پیراہن جان

تأمل ہدایت

(۱۲۴)

بودم بہوائے معصیت سرگردان — شد ہادی من پیر طریقت انسان

بینم بمکاشفۂ شہود باری — شد صورتِ انگشتِ شہادت مژگان

بیان ہدایت ۱۲

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید * کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(۱۲۵)

بر خیز و بگیر رہنما را دامن — تا دیدۂ تو ز نور گردد روشن

دیدار خدا بغیر مرشد نشود — عینک از چشم خویش نتوان دیدن

تمت بالخیر

اشتہار چھپائی مطبع شمسی آگرہ

پاک پروردگار کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مطبع مذکورۃ الصدر کو جاری کئے ہوئے ابھی چھ ماہ کا بھی عرصہ نہین گذرا کہ چارونطرف سے کتابین بغرض طبع آنی شروع ہوگئین ۔ اگرچہ ہمارا ایک مطبع اسی نام کا حیدر آباد دکن مین اپنے فرض منصبی کو ادا کر رہا ہے اور عرصہ آٹھ سال مین اتنا مشہور ہوا اور اتنا کام ملا کہ ایک مطبع آگرہ مین بھی جاری کرنے کی نوبت آئی ۔

مطبع شمسی آگرہ کی چھپائی کا نمونہ یہ کتاب خود موجود ہے ۔ ہمین چھپائی ۔ لکھائی ۔ صفائی کی تعریف کرنے کی کوئی ضرورت نہین ۔ جب چیز سامنے موجود ہے قدردان خود اچھے برے کو پرکھ لین گے ۔ اب رہا نرخ وہ بھی اتنا سستا کہ لوگ تعجب کرینگے ۔ اگر کتاب کی تعداد دو ہزار ہے تو اعلیٰ درجہ کے چکنے ولایتی کاغذ پر جسکی چھپائی لکھائی مثل اس کتاب کے ہوگی ایک روپیہ کے پچاس ۵۰ جزو اگر تعداد ایک ہزار ہے تو ۵۴ جز ۔ جن صاحبون کو ہمارے آگرہ کے کارخانہ مین کتاب نقشہ ۔ فارم طبع کرانا ہو وہ مشتہر سے خط وکتابت کرین مگر صاحبان حیدر آباد دکن کو خط وکتابت کی بھی تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی کیونکہ محمد ابراھیم خان اکبر آبادی مالک مطبع شمسی بازار شیدی عنبر حیدرآباد دکن مین موجود ہین جنسے ہر معاملہ بالمشافہ نہایت آسانی کے ساتھ طے ہو سکتا ہے فقط

المشتہر

محمد بشیر الدین خان منیجر مطبع شمسی آگرہ